قرآنِ حکیم
اور
حضورﷺ کا مقامِ نبوت
صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن سروری قادری
حضرت سلطان باھُو ٹرسٹ

قرآنِ حکیم

اور

حضور ﷺ کا مقامِ نبوت

مصنف

صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن سروری قادری

حضرت سلطان باھو ٹرسٹ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب .... قرآن حکیم اور حضور ﷺ کا مقام نبوت

مصنف .... صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن سروری قادری

باہتمام .... عمر حیات قادری

سلسلہ اشاعت 7

ناشر .... حضرت سلطان باہو ٹرسٹ

تعداد 1100

قیمت .... 20 روپے

ملنے کے پتے

- حضرت سلطان باہو ٹرسٹ بی۔ بلاک لالہ زار فیز II ٹھوکر نیاز بیگ لاہور
- جامعۃ الحراء دربار حضرت سلطان باہو جھنگ
- مکتبہ رضویہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

U.K. 17 Ombersley Road, Balsal Heath, Birmingham B-12, 8UT, UK.
Ph: UK, 07980601374, 0121-4404096 E-mail: monthlyramooz@yahoo.com

الله
بسم الله الرحمن الرحيم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ

يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ

الاحزاب ۵۶

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

○

بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے
درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے (نبی) پر
اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

کتبہ: سید خالد ممتاز رضوی

قال اللہ تعالی فی القرآن المجید والفرقان الحمید
ماودعک ربک وما قلی o وللاخرۃ خیرلک من
الاولی (الضحیٰ:۲،۳)

ترجمہ: ''تیرے رب نے تجھے چھوڑا نہیں اور نہ وہ ناراض ہوا۔ اور پچھلی
حالت یقیناً تیرے لیے پہلی حالت سے بہتر ہے۔''

رب العلمین کی ربوبیت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ عالمین کے رب نے اتنا بڑا نظام اتنی بڑی کائنات اپنے بندے اشرف المخلوقات کے لیے تیار کر ڈالی' یہ سورج یہ چاند ستارے یہ ہوا یہ پانی یہ سمندر' دریا' چشمے' ندی نالے یہ پہاڑ اور ان کا حسن یہ زمین اور اس پر اگنے والے غلہ جات پھل' پھول' عمارتی کارآمد لکڑی' یہ دودھ کی قدرتی مشینیں (گائیں بھینسیں' اونٹ' بھیڑ' بکریاں) حلال جانوروں کا گوشت' چمڑا' پرندے' خوبصورتی حسن ان کے پر اور پھر ان کے شکار سے حاصل ہونے والا لذیذ گوشت' یہ سفر کی سواریاں' یہ روشنی' یہ دھوپ' یہ بارانِ رحمت' یہ طرح طرح کے انعامات سب اس خالق ارض وسماء نے اپنے بندے کے لیے بنائے اور پھر اس سب سے اشرف مخلوق کے اندر بے پناہ صلاحیتیں بھر دیں اور اسے حکم دیا کہ اے میرے نائب' میرے خلیفۂ تخلقوا باخلاق اللہ میری پیروی کرو میں نے چیزیں بنائی ہیں صنعت کاری کی ہے تم بھی میری عطا کردہ چیزوں سے میری

عطا کردہ عقل و دانش کو کام میں لا کر تخلیق کرو' تم اپنے خوبصورت گھر بناؤ' خوب صورت لباس بناؤ' خوبصورت سواریاں تیار کرو' کھانے کی چیزوں کو اپنی صلاحیتوں سے مزید عمدہ و مزیدار بناؤ' تم بیمار ہو تو میری عطا کردہ چیزوں پر علم و حکمت کے جوہر دکھا کر صحت کے اقدام کرو تم کو یہ صفت عطا کی گئی کہ تم علوم و فنون حاصل کرو' قلم پکڑو' کاغذ بناؤ' لکھو اور پڑھو' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم" (العلق: ۴،۵) کہ قلم کا استعمال انسان کو سکھلایا اور علوم و فنون سے بہرہ ور کیا اور دوات اور قلم کی قسم کھائی فرمایا "ن والقلم وما یسطرون" دوات' قلم اور ان تحریروں کو گواہ ٹھہرایا یہ عظیم نعمت بندہ کو عطا کی گئی اور سب سے عظیم ہے وہ انسان جو اس قلم دوات سے اللہ تعالیٰ کی ہستی اور سیرتِ رسول ﷺ پر قرالیس کو پر کر دے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے سخرلکم ما فی السموت وما فی الارض زمین و آسمان میں عجائبات تلاش کرو اور خزانے باہر نکالو۔ لیکن یاد رکھو' یہ ایجادات کر کے یہ عجائبات دکھا کر یہ میری قدرتوں کو ملاحظہ کر کے کہیں اترا نہ جانا کہ سبھی کچھ میں ہی ہوں بلکہ اس قدرتوں والے کی قدرتیں دیکھ کر اسے حاصل کرنے کی جستجو کرنا اسی کی حمد و ثنا کو لازم کیے رکھنا کہیں شیطان تم کو تکبر کے حوالے نہ کر دے فرمایا میرے انعامات تم کو میرا شکر گزار بندہ بنائیں کہیں اپنی ہستی میں گم نہ ہو جانا اور "میں" کی نذر نہ ہو جانا۔ یہ عقل و دانش یہ سماعت یہ بصارت' یہ دل و دماغ' یہ اعضاء اسی کے عطا کردہ ہیں اور فرمایا یاد رکھو کہ ان السمع والبصروا لفؤاد کل اولئک کان عنہ مسولا یعنی ان نعمتوں کے صحیح یا غلط استعمال پر پوچھ ہوگی۔

پھر تم میں اتنی صلاحیتیں بھر کر تمہارا دنیا میں ایک محدود وقت کر دیا ہے

تا کہ تم کو اپنی کمزوری اور عجز کا احساس رہے۔ تمہاری پیدائش اور مختلف حالتیں تمہاری کمزوریاں بے بسی اور موت تم کو اسی لیے لاحق ہے کہ ایک اعلیٰ و برتر ہستی کا تم ثبوت دیتے رہو فرمایا "کنت کنزاً مخفیاً فخلقت آدم" اے بنی آدم" تم کو میرے اظہار میری خوبیاں بیان کرنے میرے وجود کے ثبوت کے لیے پیدا کیا گیا ہے یہ جو تم کو آزادیٔ رائے کی نعمت سے سرفراز کیا گیا ہے کہیں اس کا غلط استعمال نہ کرنا کہ وکان الانسان کفورا کی تم تصویر نظر آؤ اور میں تم سے پوچھوں "فبای الاء ربکما تکذبان" (الرحمٰن:۱۳) ترجمہ: کہ تم رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ الغرض اس تمہید سے مقصود یہی تھا انسانوں پر ان کے رب کی عطا کردہ نعماء کو بیان کیا جائے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے بندہ کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسے نعماء اور صلاحیتوں سے بھر دیا۔ ان سب انسانوں سے افضل وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کو ڈھونڈ نکالے اور نہ صرف ڈھونڈ لے بلکہ اس کے ساتھ تعلق پیدا کرے اور پھر سب سے افضل وہ ہے جو اسی کا ہو رہے۔ اور جو اس کا ہو رہے وہ دونوں جہان کی نعمتوں سے متمتع ہو جاتا ہے اور درحقیقت اسے سب کچھ مل جاتا ہے اور یہی غرض اور منشاء ہے اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے کو پیدا کرنے کی اب اس مخلوق میں بے شمار انبیاءؑ بے حد و حساب اولیاء، اصفیاءؒ مومنین اور اللہ تعالیٰ کے عابد زاہد اور فرمانبردار بندے ہو گزرے ہیں لیکن ان سب سے اعلیٰ' اولیٰ' افضل اور مقدم ہمارے پاک نبی محمد مصطفےٰ ﷺ کی ذات اقدس ہے۔ اس پاک وجود کا اٹھنا' بیٹھنا' سونا' جاگنا' اوڑھنا' بچھونا غرض ہر حالت اللہ تبارک و تعالیٰ کے لیے ہی رہی۔ وہ خدا کا ہو گیا اور حقیقت یہ ہے کہ خدا اس کا ہو گیا وہ بچپن سے جوانی تک اور جوانی سے پھر موت تک فنافی اللہ ہی رہا چنانچہ اس ذات اقدس رب ذوالجلال سے

سب سے زیادہ عشق محبت اور پیار کرنے والی ہستی ﷺ سے خالق کون و مکاں نے بھی سب سے زیادہ پیار کیا اور "عندہ سدرۃ المنتھی" "وکان قاب قوسین او ادنی" کے اعلیٰ ترین مقام پر آپ ﷺ سرفراز ہوئے یعنی حضور کا معراج انتہائی مقام تک ہوا اور مَن تو شدم تو من شدی نے حقیقت کا روپ دھارا۔

آپ ﷺ کے دو مستعمل حقیقی نام محمد اور احمد اس بارے میں صحیح ترجمانی کر رہے ہیں۔ آپ نے جس قدر عشق الٰہی کیا راتوں کھڑے رہتے' روتے رہتے کہ اے وحدہٗ لاشریک ان بندوں پر رحم کر ان کے قلوب میں اتر کہ یہ انسانیت کے درجہ سے گر گئے ہیں یہ پتھروں کی پرستش کرتے ہیں' اوہام پرست ہیں' تو ان کا بازو تھام لے۔ خدا نے اس پاک وجود کی آہ زاری کو پایۂ قبولیت جگہ دی اور ایک وقت آیا کہ عرب کی سرزمین توحید سے بھر گئی عادت بلاد العرب نحو نضارۃ بعد الوحی والمحل والخسر ان کہ عرب کا ملک سرسبزی' شادابی سے بھر گیا اور اس کے وہاں صرف خشکی اور خسارہ ہی خسارہ تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی اور انعام الٰہی سے اس طرح نوازا کہ آپ کو "ان اعطینک الکوثر" کی بشارت دی کہ اے نبی ﷺ تیرے اندر اور تیرے متبعین کے اندر یادِ الٰہی کو کثرت سے بھر دیا ہے اور یہ حقیقت ہے کہ جتنی تسبیح و تحمید اور ذکر الٰہی آپ ﷺ کے صحابہ اور آج تک آپ کی امت نے کیا اور قیامت تک کرتے رہیں گے کسی نبی اور اس کی امت کو نصیب نہیں ہوا۔ پانچ وقت اذان' پانچ نمازیں رات اور دن کے نوافل' قرآن شریف جس کا دوسرا نام ذکر ہے کی تلاوت حفاظ کرام' صوفیاء کرام' اولیاء عظام کی مجالس میں ذکر الٰہی غرض توحید الٰہی اور ذکر الٰہی سے ایک عالم بھرا نظر آتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس توحید کا اثر دوسری اقوام اور ملل پر بھی پڑا ہے کہ ان کے اندر بھی

شرک اور بت پرستی کا طلسم ٹوٹ پھوٹ چکا ہے۔

آنحضرت ﷺ کو آپ کی امت کے لوگ حبیب کبریا کے مقدس نام سے پکارتے ہیں اور یہ ایک حقیقت بھی ہے کہ ایک آپ ﷺ ہی ایسی ہستی تمام بنی نوع انسان میں گزرے ہیں جن کے بارے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **ان اللہ وملئکته یصلون علی النبی** کہ خداوند تعالیٰ کی ذات اقدس محفل سجائے رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رسول کو اپنی رحمتوں اور نوازشوں اور برکات سے نوازتے رہتے ہیں اور ملائکہ بھی آپ کے اوصاف جلیلہ میں رطب اللسان رہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کے بلند درجات رحمت اور برکات کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور دعا اور سفارش کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں **یا ایھا الذین امنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما** (الاحزاب:۵٦)''اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو'' کہ اے وہ لوگو جنہوں نے اس رسول کو قبول کر لیا ہے اس کے مقام اور مرتبہ کو پرکھ لیا ہے تم بھی ہمارے ہاں مقبول ہونے کے لیے اس رسول سے عشق کرو اس پر درود و سلام بھیجتے رہا کرو سو آج کروڑ ہا انسان اپنی پانچ وقت کی نمازوں، نوافل کے علاوہ بھی اپنے رسول پر درود و سلام بھیجنے میں منہمک رہتے ہیں اور یہ درود و سلام مسلمانوں کی بلندی درجات اور مقبول عنداللہ ہونے کا ایک وسیلہ ہے۔ جو مومنین جاری و ساری رکھتے ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتے ہیں **''واصبر لحکم ربک فانک باعیننا وسبح بحمد ربک حین تقوم ومن الیل فسبّحه وادبار النجوم''** (الطّور:۴۹)''اور اے محبوب تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو کہ بیشک تم ہماری نگہداشت میں ہو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی

بولو جب تم کھڑے ہو اور کچھ رات میں اس کی پاکی بولو اور تاروں کے پیٹھ دیتے۔" اے رسول رب نے جو تم کو حکم جاری کرنے کا حکم دیا ہے جس دین کی نشر و اشاعت کا فریضہ سونپا ہے اس ادائیگی فریضہ کے ضمن میں جو تجھے مخالفت اور ایذا رسانی سے پالا پڑتا ہے اسے میری خاطر صبر سے نبھائے چلا جا۔ یاد رکھو یقیناً یقیناً تو ہماری آنکھوں میں بستا ہے بس جب اس فریضہ کی ادائیگی کے بعد جو تم کو وقت ملے میری حمد و تسبیح کرتا رہ۔ راتوں کو تاروں بھرے آسمان تلے میں تجھے دیکھوں اور تجھ پر اپنی رحمتوں کے در وا کرتا اور کشادہ کرتا رہوں تو مجھے یاد کرتا رہ۔ کیا ہی خوبصورت اور دلفریب منظر یہ محبّ و محبوب کا ہوگا۔ آپ ﷺ کی زندگی بالکل خدا نما ہو گئی تھی اور یہ جو ہر وقت آپ فکر الٰہی میں خود اور اپنے صحابہ کو مشغول و مصروف رکھتے اور ہر وقت اللہ تبارک و تعالیٰ کی بات ہوتی تو بعض تو اسے دیوانہ پن سمجھتے کہ ہر وقت اٹھتے بیٹھتے، کھاتے پیتے، سوتے جاگتے اپنے رب کا ہی ذکر کرتے ہیں غیر بھی آپ کو دیکھ کر بے اختیار پکار اٹھتے کہ "عشق محمد ربہ" کہ آپ تو اپنے رب کے دیوانے ہو گئے ہیں سو اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے **ماضل صاحبکم وما غویٰ** (النجم:۲) "تمہارے صاحب نہ بہکے نہ بے راہ چلے" کہ یہ رسول بھٹکا نہیں ہے نہ ہی یہ غلط ہو سکتا ہے اس کے تو ہاتھ پاؤں دل و دماغ زبان سب کچھ خدا کا ہو گیا ہے "**وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی**" (النجم:۳،۴) "اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔" کہ وہ بے فائدہ بے مقصد گفتگو کرتا ہی نہیں اس کی زبان مبارک پر تو وحی الٰہی کا اجراء رہتا ہے اور یہ وحی نازل کرنے والی عظیم الشان ہستی باری تعالیٰ کی ذات اقدس ہے فرمایا علمہ شدید القویٰ۔ یہ علم اور معرفت کی باتیں جن پر تم حیران ہوئے جاتے ہو اسی شدید القویٰ ہستی کی طرف سے جاری کی جاتی ہیں۔ آپ کا نام بارگاہِ ایزدی سے فضل رکھا گیا۔ فرمایا فضلاً من اللہ و نعمہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف

سے نازل کردہ فضل اور اس کی نعمت ہے اور واللہ علیم حکیم اللہ تبارک وتعالیٰ علم وحکمت والے نے بڑے سوچ بچار اور پروگرام سے اسے نازل فرمایا ہے اور ان ظالم طبع خونخوار درندہ صفت انسانوں جن کا کوئی ضابطہ یا قانون نہیں تھا اس بے یار و مددگار انسان ﷺ جس کے تحفظ کا کوئی سامان نہ تھا کو یہ مژدہ سنایا "واللہ لعصمک من الناس" کہ یہ لوگ تجھے ختم کر دینا چاہتے ہیں لیکن تو جو ہماری آنکھوں کا تارا ہے تجھے لوگوں سے محفوظ رکھا جائے گا اور ان لوگوں کے جان سے مار دینے کے منصوبے اور کارروائیاں سب دھرے کے دھرے رہ جائیں گے۔ فرمایا "کان فضل اللہ علیک عظیما" تجھ پر رب کے عظیم الشان افضال کی بارش جاری رہے گی تو ہمارے فضل عظیم کے سایہ تلے پرورش پا کر بڑھتا پھیلتا پھولتا اور سدا بہار رہے گا۔ آپ کو بار بار "فضل ربی" بیان کیا گیا ہے دوسری جگہ ہے "وبشر المومنین بان لھم من اللہ فضلاً کبیرا" (الاحزاب:۴۷) "اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے" کہ مومنین کے لیے بشارت ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کبیر افضل ہے۔ کہیں عظیم فضل اور کہیں فضل ہی فضل اللہ تعالیٰ کے فرمان ہیں۔ فرمایا "وان لک لاجرا غیر ممنون" (القلم:۳) "اور ضرور تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے۔" کہ اے مرے پیارے حبیب ﷺ نہ ختم ہونے والا تجھے اجر ہوا ہے یہ کسی انسان کو نصیب نہیں یہ محض برکت ہے اسی نام کو کہ اس پاک وجود ﷺ کے نام پر دعائیں درود و سلام اور صدقہ و خیرات دی جائے قرآن حکیم پڑھ کر ثواب بخشے جاویں۔ آنحضرت ﷺ بھی دیگر انبیاء کی اقوام کی طرح بیت المقدس کی طرف "منہ" کر کے نماز پڑھتے آپ کے دل میں خواہش رہتی کہ میں اپنے باپ ابراہیم اور اسمٰعیل علیہم السلام کی مسجد جو ان دو بزرگ نبیوں نے اپنے ہاتھوں سے تعمیر کی تھی اور جو پہلا گھر عبادت کے لیے بنا تھا (ان اول بیت وضع للناس) کی طرف منہ کر کے نماز پڑھوں اور خدا کرے میرا اور میری

امت کا قبلہ یہی بنا دیا جائے اللہ تعالیٰ نے خوش ہو کر اسے قبول فرما لیا اور فرمایا "فلنو لینک قبلة ترضعها" (البقرۃ:۱۴۴) "تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔" کہ تجھے اے مرے پیارے رسول ﷺ اس قبلہ کا متولی بنا دیں گے کیونکہ تو اسے قبلہ بنانا پسند کرتا ہے چنانچہ آپ حضور ﷺ کو اس کا مستقل متولی بنا دیا بلکہ فرمایا اس جگہ کافر داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ یعنی کافر کی حکومت تیری اور تیرے باپ کی مسجد کے ملک تک میں نہیں ہو سکتی فرمایا "ماودعک ربک وماقلی وللاخرۃ خیرلک من الاولی" (الضحیٰ:۳،۴) "کہ تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ مکروہ جانا اور بیشک پچھلی تمہارے پہلی سے بہتر ہے۔" کہ تیرا رب تجھے اپنے پاس رکھتا ہے اپنی یاد اور اپنی حفاظت میں رکھتا ہے اس نے تجھے چھوڑا نہیں نہ ہی وہ تجھ سے ناراض ہوا یا ہوگا اور آخر تیرا ابتدا سے بھی افضل ہے تم ابتداء میں کندن بننے کے لیے مشکلات اور مصائب کا شکار رہو گے اور سب سے زیادہ تکالیف تمہیں کو پہنچیں گی لیکن یہ تجھے بلند سے بلند کرنے والی ہیں آپ ﷺ خود فرماتے ہیں "ما اوزی النبیون کما اوزمیت" کہ جتنی تکالیف سے میں گذرا ہوں کسی نبی پر ایسی مصائب نہیں آئیں۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تجھے خدا تعالیٰ نے نوازا' مشرف کیا' اپنا بنایا' آخر تم تمام عرب کو توحید پر قائم کر کے تمام جزیرۃ العرب پر حکومت کرو گے اور جوں جوں دور گذرتا جائے گا خواہ تیری زندگی میں خواہ تیری زندگی کے بعد تیرا ذکر خیر جاری رہے گا اور تیرے درجات بلند سے بلند تر ہوتے جائیں گے اور آگے کا وقت پہلے سے بہتر ہی آتا چلا جائے گا۔ تیرے متبعین ملکوں اور حکومتوں کے مالک ہوں گے فرمایا تم یتیم بچے امی محض تھے بادیہ میں پرورش پائی کسی سکول یا استاد کے زیر تعلیم نہیں رہے لیکن الم نشرح لک صدرک کیا ہم نے تمہارا سینہ کھول نہیں دیا اور شرک اور بت پرستی کا غم تو تجھے کھائے جا رہا تھا "ووضعنا عنک وزرک الذی انقض

ظھرک" (الم نشرح:۲،۳) یہ بوجھ یہ غم ہم نے تمہارا اتار پھینکا کہ اس غم نے
تمہاری کمر جھکا دی تھی۔ "ورفعنالک ذکرک" تم تو میرا ذکر بلند کرنے کے
لیے دن رات ایک کیے ہوئے تھے اور غم سے دیگ کی طرح کھول رہے تھے ہم
نے تو اے رسول ﷺ! تیرا ذکر بلند کر دیا کہ میں اور میرے فرشتے اور مومنین تیرا
ذکر خیر کرتے رہتے اور درود و سلام بھیجتے رہتے ہیں۔ اے رسول ﷺ! تم تو بے
آسرا و بے سہارا تھے ماں باپ کا سایہ سر سے اٹھ چکا تھا فرمایا ہم نے تجھے اپنی گود
لے لیا تھا تمہاری پرورش کا پروگرام ہم نے وضع کر رکھا تھا۔ **الم یجدک یتیماً
فاوی** کیا تم یتیم نہ تھے تمہاری کیسی تربیت کی ورنہ یتیم تو آوارہ اور خراب ہو جاتا
ہے یا پھر خستہ اور پست ہو جاتا ہے تو ہم نے تجھے یتیم پایا لیکن خود سنبھالنے کا
پروگرام بنایا "**ووجدک ضالا فھدیٰ**" تو مجھے ڈھونڈنے اور میرے عشق میں
سرگرداں تھا میں نے اے رسول ﷺ تیرا بازو تھام لیا تمہارا ذریعہ آمدن کوئی نہیں
تھا "**ووجدک عائلا فاغنیٰ**" تیرے لیے مال و دولت کے کیسے کیسے ذرائع میں
نے بنائے لیکن وہ دولت اے رسول ﷺ تم پھر میری طرف لوٹاتے رہے اور میری
راہ میں صدقہ و خیرات کر دیتے رہے اور اس طرح استغناء کے عظیم الشان مقام پر
فائز ہوئے۔
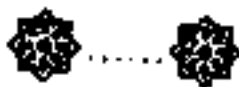
●

یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ جِئْتُکَ قَاصِدًا ۔۔۔ أَرْجُو رِضَاکَ وَ اَحْتَمِیْ بِحِمَاکَ

اے سرداروں کے سردار میں خاص آپ ہی کا قصد کر کے حاضر ہوا ہوں۔ آپ کی خوشنودی کا طالب اور آپ کی حمایت کا امیدوار

وَاللہِ یَا خَیْرَ الْخَلَائِقِ اِنَّ لِیْ ۔۔۔ قَلْبًا مَشُوْقًا لَا یَرُوْمُ سِوَاکَ

اے بہترین مخلوق! خدا کی قسم میرا قلب آپ ہی کا شیفتہ ہے اور آپ کے سوا کسی کا ارادہ نہیں رکھتا

وَبِحَقِّ جَاھِکَ اِنَّنِیْ بِکَ مُغْرَمٌ ۔۔۔ وَاللہُ یَعْلَمُ اِنَّنِیْ اَھْوَاکَ

آپ کی عزت کی قسم میں آپ کا فریفتہ ہوں اور خدا جانتا ہے کہ میں آپ ہی سے پیار کرتا ہوں

اَنْتَ الَّذِیْ لَوْلَاکَ مَا خُلِقَ امْرُءٌ ۔۔۔ کَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَرٰی لَوْلَاکَ

آپ وہ ہیں کہ اگر نہ ہوتے تو کوئی شخص نہ پیدا کیا جاتا بلکہ اگر آپ نہ ہوتے تو کل کائنات ہی نہ ہوتی

اَنْتَ الَّذِیْ مِنْ نُوْرِکَ الْبَدْرُ اکْتَسٰی ۔۔۔ وَالشَّمْسُ مُشْرِقَۃٌ بِنُوْرِ بَھَاکَ

آپ وہ ہیں کہ آپ کے نور سے چاند نے نور حاصل کیا اور سورج روشن ہے آپ ہی کے جمال سے

●

قال اللہ تعالٰی فی القرآن المجید والفرقان الحمید والذین امنوا وعملوا الصلحت وامنوا بما نزل علی محمد وھو الحق من ربھم

(محمد: ۲)

ترجمہ: ''اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمد (ﷺ) پر اتارا گیا اور وہی ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔''

قرآن مجید فرقان حمید نے علومِ سماویہ و نبویہ کی یقینیات و براہین کا وہ دروازہ عالم انسانی پر کھول دیا ہے کہ جہاں سے کاوش و تعمق اور طلب و جستجو یقین و طمانیت سے بہرہ ور ہوتی ہیں۔ مگر افسوس ہے ذہن انسانی پر جو اپنی محرومی و محجوبیت اور شک و مجہولیت کو فلاسفہ کی تاویل و تفصیل میں الجھا کر مضطرب اور اطمینانِ قلب و سرورِ روح کی لذت سے یکقلم نا آشنا اندھیروں میں سرگرداں تاریکی کی ان اتھاہ گہرائیوں تک جا اترا کہ ناامیدی و یاسیت سے چھٹکارا حاصل کرنا اس کی دسترس سے باہر ہو گیا۔ اگر غور کیا جائے تو انسانی قلب و ذہن کی یہ شکست و ریخت انہیں باطل علوم کی تعمیل کا فطری انجام کار ہے جنہوں نے اس بھٹکے ہوئے گروہ پر تعجیل کا وہ عمل برپا کیا کہ ہر طرف افراتفری اور اضطرابی کیفیات وارد ہو گئیں، قلوب سکون و طمانیت، حق و یقین اور ایمان و ایقان کی دولت سے محروم ہو گئے...... اور یوں یہ

منتشر خیالی انسانی افکار کی ہلاکت پر منتج ہوئی۔ ایسے میں اصحابِ اتباع و صاحبان بصیرت نے یقین و ایمان کی ان امراض کا واحد علاج سیرتِ محمدی ﷺ کے مطالعہ و تدبر کو قرار دیا اور بلاشبہ یہ وہ نسخہ کیمیا ہے جو دلوں کو حلاوتِ ایقان اور نورِ ایمان سے منور کرتا ہے۔ اور درحقیقت علم و بصیرت کا اصل سرچشمہ صرف حیاتِ نبوی اور منہاج مقام رسالت مآب ہے جس کو قرآن حکیم نے ''الحکمۃ'' کے لفظ سے تعبیر کیا ہے۔ کیونکہ دنیا میں ''حکمت صادقہ'' کا اس ''حکمت'' سے الگ کوئی وجود ہی نہیں...... ''حکمت'' یا تو خود منہاج و سنت نبوت ہے یا علم و عمل کی ہر وہ بات جو اس سے ماخوذ اور اس پر مبنی ہو اور یہی وہ واحد نسخہ شفا ہے جس سے دل اور روح کی تمام امراض دور ہوسکتی ہیں۔ خواہ وہ شکوک و ارتیابات کے مرض ہوں خواہ ادہام و افکار کے...... اور خواہ حیرانی و سرگردانی ہو...... مگر حیف صد حیف انسانی سوچ پر کہ یہ باوجود ان سماوی تعلیمات کے موجود ہونے کے اپنی فلاح و بقا کو باطل علوم میں تلاش کرنے کی سعی مذموم پر مصر نظر آتی ہے۔ ایمان کے معیار خود استوار کیے جا رہے ہیں اور پس پشت ڈالا جا رہا ہے ایمان کی اس توضیح و تصریح کو جسے قرآن ذی الذکر نے انتہائی فصیح و بلیغ انداز میں بیان فرما دیا۔ درسِ سیرت کے حوالہ سے ہماری آج کی زیرِ موضوع آیہ مبارکہ کس قدر واشگاف الفاظ میں ایمانی تکمیل و تکمیل کی مظہر ہے ارشاد ہوتا ہے:

"والذین امنوا وعملوا الصلحت وامنوا بما نزل علی محمد وھو الحق من ربھم"

ترجمہ: ''اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کیے اور اس پر ایمان لائے جو محمد ﷺ پر اتارا گیا اور وہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے۔'' (محمد:۲)

غور کیجیے کہ "الذین امنوا" کہہ دینے کے بعد "امنوا بما نزل علی محمد" کہنے کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ جب کہ ایمان لانے میں محمد ﷺ پر نازل ہونے والی تعلیمات پر ایمان لانا از خود شامل ہے...... معلوم ہوا کہ ایمان سے

معیار کو استوار کرنے میں کہیں کوئی کجی واقع ہو رہی تھی جس کا ازالہ ضروری خیال کیا گیا...... وہ کجی اور کمی کس سطح پر واقع ہو رہی تھی یا کون لوگ کر رہے تھے؟ نہ صرف اسی ایک استفہامیہ کیفیت کو اس آیہ کریمہ میں اطمینان بخش وضاحت سے سرفراز فرمایا بلکہ یہ جھگڑا بھی چکا دیا کہ حق و باطل کی تمیز کیونکر کی جاسکتی ہے؟ ارشاد ہوتا ہے:

''اور جو لوگ ایمان لائے اس پر جو محمد ﷺ پر اتارا گیا.اور وہی حق ہے ان کے رب کی طرف سے۔''

واضح ہوا کہ ایک گروہ نے بعثت محمدی کے بعد بھی نبوت و رسالت محمدی ﷺ سے منکر رہ کر ایمان کی تکمیل کے لیے خدا اور آخرت، انبیائے سابقین علیہم السلام اور دیگر کتب سماویہ پر اکتفا کو کافی خیال کرلیا تو خدائے علیم وخبیر نے متنبہ فرما دیا کہ اے مجہولین و منکرین! تمہارا یہ ایمان ادھورا اور نامکمل ہے جو تمہارے لیے اس وقت تک نافع نہیں ہوسکتا جب تک کہ تم آخر الانبیاء (ﷺ) اور اس پر نازل کی گئی تعلیمات پر ایمان لاکر ان پر عمل پیرا نہیں ہوئے، یہ تصریح اس لیے بھی لازم تھی کہ ہجرت کے بعد مدینہ طیبہ میں ان لوگوں سے بھی سابقہ درپیش تھا جو ایمان کے دوسرے لوازم کو تو مانتے تھے مگر رسالت محمدی کے منکر تھے، اسی طرح بات کو یہیں ختم نہیں کیا بلکہ حق و باطل کی وہ تمیز عالم انسانی پر منکشف فرمائی کہ تمام اوہام کا ازالہ کر دیا۔ فرمایا ''اور وہی حق ہے ان کی رب کی طرف سے'' واضح ہوا کہ حق فقط وہی ہے جو محمد ﷺ پر نازل کیا گیا اور جو کچھ تعلیماتِ محمدی سے باہر ہے وہ حق نہیں بلکہ باطل ہے...... اور انبیائے سابقین و دیگر کتب سماویہ پر سرور الانبیاء محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ ﷺ کو مصدق ٹھہرانے میں بھی یہی حکمت نظر آتی ہے کہ اگر حضور تصدیق نہ فرماتے تو انبیائے سابقین کی تمام تعلیمات باطل قرار پاتیں۔ کس قدر علو مرتبت ہے حضور کی شانِ بالا کو کہ حق کی پہچان بھی آپ ہی کے حوالہ سے مشروط ٹھہرا دی ﷺ...... معترضین کہتے ہیں کہ ہم ثنائے مصطفٰے ﷺ میں شرک کی حدود تک جانے سے گریز نہیں کرتے اور یوں ایمان بالتوحید کو ضعیف کر دیتے

ہیں...... معترض بے چارے کو کیا علم کہ توحید خالص کا تصور ہی ذاتِ محمدی ﷺ سے مشروط ہے اور ہمیں تو خدا کے وحید و یکتا ہونے کی پہچان ہی تعلیماتِ محمدی ﷺ جو فقط حق ہی حق ہیں نزول نہ ہوتا تو نہ تو کوئی رب کی ربوبیت سے آشنا ہوتا اور نہ کوئی اس ذاتِ کریم و رحیم کی رحیمیت کا معترف ہوتا اور نہ ہی کوئی حق سے آگاہ ٹھہرتا...... معترض آ۔ اور اعتراض کی روش ترک کر کے اعتراف کر لے کہ حق کا اکتساب فیضانِ محمدی سے ہی ممکن ہے...... اور یہ ہم نہیں کہہ رہے بلکہ یہ دعویٰ اسی وحید و یکتا کا ہے جو رب العالمین ہے...... حق کی توضیح و تصریح قرآن مجید فرقان حمید میں مکرر مکرر بیان فرما دی گئی ہے اور جو کوئی اس وضاحت کے باوجود بھی حق کو قرآن سے باہر تلاش کرتا ہے وہ اپنے تئیں باطل کے سپرد کر دیتا ہے۔ اور یہ حقیقت ظاہر و باہر ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کو حق تسلیم کرتا ہے اس سے شرک سرزد نہیں ہوسکتا بلکہ شرک تو خاصا ہی ان پیروکارانِ باطل کا ہے جو رسول کو حق تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہیں، اور منکرین نہیں جانتے کہ ان کی یہ نفرت و کراہت رسول کے حق ہونے میں کوئی تشکیک پیدا نہیں کرسکتی بلکہ یہ تو وہ حق ہے جو غالب آ کر رہے گا "**هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون**" (الصف:۹) ''وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا کہ اسے سب دینوں پر غالب کرے پڑے برا مانیں مشرک۔'' اللہ کی شان تو یہ ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک لوگ کیسا ہی برا مانتے رہیں...... اور جو کوئی اس زعم میں مبتلا ہے کہ وہ حق کی حقانیت کو باطل کے ساتھ باہم ملا کر نوعِ انسانی کو گمراہ کرسکے گا اسے قرآن کریم کی اس پیش گوئی پر غور کر لینا چاہیے۔ "**ویمح الله الباطل ویحق الحق بکلماته**" (الشوریٰ:۲۴)

''اور مٹاتا ہے باطل کو اور حق کو ثابت فرماتا ہے اپنی باتوں سے۔''

''اللہ تعالیٰ اپنے کلام سے باطل کو مٹا دے گا اور حق کی حقانیت کو ثابت کرے گا۔''

ﷺ سے ہوئی ہے اور اگر محمد ﷺ پر آپ کے رب کی طرف سے ان تعلیمات کا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر حق کی پہچان یوں بھی کروا دی۔ کہ

''جب حق آتا ہے تو باطل چلا جاتا ہے۔''

ارشاد ہوتا ہے "قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقا"
(بنی اسرائیل:۸۱)

''اور فرماؤ کہ حق آیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل کو مٹنا ہی تھا۔''

یہاں پر لفظ ''بکلماتہ'' مکرر غور طلب ہے کہ باطل کو محو کرنے اور حق کو ثابت کرنے کا کام کلماتِ الٰہیہ کا ہے اور کلام اللہ کی تاثیر ہی یہ ہے کہ اس کے سامنے باطل ٹھہر ہی نہیں سکتا۔ اور اسی اصول کے پیش نظر ہم جب بھی سیرت محمدی ﷺ کی بات کرتے ہیں تو ہمارا ماخذ کلام اللہ قرآنِ مجید ہی ہوتا ہے۔

اور ہماری آج کی آیہ کریمہ کے حوالے سے خدا تعالیٰ نے سیرتِ نبوی ﷺ کے ضمن میں جو بات متلاشیانِ حق کو بیان فرمائی ہے وہ یہی ہے کہ اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اس پر جو محمد (ﷺ) پر نازل کیا گیا ہے۔ یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ یہی حق ہے اور اسی پر عمل پیرا ہو کر تمہیں حلاوتِ ایمان و اطمینانِ قلب میسر آسکتا ہے اور بجز اس کے باطل ہی باطل ہے۔ لہٰذا تم تعلیماتِ محمدی ﷺ پر کامل ایمان لاؤ تاکہ تمہارا یہ ایمان تمہارے اعمال کو صالح کر دے اور باطل دور دور تک بھی تمہاری زندگی پر اثر انداز نہ ہو سکے۔''

کسے خبر کہ ہزاروں مقام رکھتا ہے
وہ فقر جس میں ہے بے پردہ روح قرآنی
یہ جبر و قہر نہیں ہے یہ عشق و مستی ہے
کہ جبر و قہر سے ممکن نہیں جہانبانی

وما علينا الا البلغ المبين

❁......❁
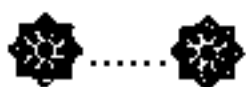
قال الله تعالی فی القرآن المجید والفرقان الحمید قل یایها الناس قدجاء کم الحق من ربهم فمن اهتدی فانما یهتدی لنفسه(یونس:۱۰۸)

ترجمہ: "اے رسول! ان کو واضح کر دیجئے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آ گیا ہے جو اس کے ساتھ ہو لے گا اس میں یقیناً یقیناً اسی کا فائدہ ہے۔"

سرورِ کائنات فخر موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ تمام کائنات کے لیے رسول تھے۔ اور آپ کی پاک ذات کو یہ اعلیٰ ترین مقام حاصل ہے کہ آپ پر دین مکمل ہوگیا۔ آسمان سے ضابطہ حیات اور فطرتِ انسانی کے مناسب حال اور عین فطرت کے مطابق دین نازل کر دیا گیا اور رہتی دنیا تک اب یہی دین ہے۔ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں بلکہ جتنا بھی آپ سوچیں اور گہرائی میں جائیں تو آپ حیرت میں ڈوبتے جائیں گے کتنی ہی تہذیبیں اجاگر ہوتی ہیں دنیا میں کتنی تبدیلیاں آتی ہیں، نئے نئے علوم، نئے نئے فلسفے، سائنس کے کرشمے، نت نئی ثقافت اور تمدن نت نئے حالات اور بکھیڑے، عجیب عجیب انقلابات اور عجیب عجیب علوم ابھرتے ہیں۔ بلکہ ہر سو سال بعد ایک نئی دنیا ہوتی ہے نئے طور طریقے ابھرتے ہیں اور پھر ان حالات میں نئے نئے لیڈر اور قوموں کے رہبر پیدا ہوتے ہیں لیکن ایک عرصہ اور ایک وقت کے بعد نیا انقلاب جنم لیتا ہے اور پہلے لیڈر کی سوچ یکسر غلط سمجھی جاتی ہے

اور واویلا کیا جاتا ہے اور پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ یہ سوچ یہ رہنمائی کا فلسفہ یکسر بدل چکا ہے اور یہ کہ مذکورہ لیڈر ان حالات اور آج کل کے خیالات سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ آج کل کی دنیا ہٹلر کے اندازِ فکر اور اسی طرح شہنشائیت کے اطوار سے قطعی بیزار ہے۔ اور تاریخ کی سابقہ حکومتوں اور اس دور کی تعلیمات کو پسماندگی اور جہالت سے تعبیر کرتے ہیں حتیٰ کہ مذہبی مرسلوں کی آسمانی کتابیں تک جو کچھ آج ان میں نظر آتا ہے بنی نوع انسان کی رہبری سے قاصر نظر آتی ہیں چنانچہ ایسی غبار آلود تعلیم میں جس پر تاریکی کی دبیز تہیں چڑھ چکی ہیں اور دنیا گومگو اور تذبذب کا شکار ہے ہمیں ایک اور صرف ایک رہبر ہاں رہبر کامل نظر آتا ہے جو سراجاً منیراً بن کر پہلے دن سے آج تک نہ صرف اسی طرح روشن ہے بلکہ اس کی روشنی روز افزوں ہے۔ یہ کوئی زبانی جمع خرچ نہیں ہے اور صرف محبت کے جذبات کا ہی اظہار نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت ہے جو روزِ روشن کی طرح چمک دمک رہی ہے۔

آپ ﷺ پر بنی نوع انسان کی بھلائی کے لیے جو کتاب اتاری گئی جو صراط مستقیم متعین کی گئی وہ کتاب اور اس کی بتلائی ہوئی راہ آج بھی اسی طرح ہے جس طرح آج سے چودہ سو برس قبل متعین کی گئی تھی۔

اس کتاب نے دعویٰ کیا کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل کی گئی آخری کتاب ہوں اور مجھے کل کائنات کی حفاظت کر رہا ہے اس نے قیامت تک کے لیے میری حفاظت کا اعلان فرما دیا ہے اسی نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ تنزیلا ممن خلق الارض والسموات العلی (طٰہٰ:۶) ”کہ یہ اس ذاتِ باری تعالیٰ نے اتارا ہے جس نے زمین اور بلند آسمان کو تخلیق کیا ہے۔“ اسی بلند و بالا ہستی نے یہ اعلان فرمایا کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (الحجر:۹) ”کہ اس شرف انسانیت کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم نے ہی اس کی حفاظت کا ذمہ لے رکھا ہے۔“

اس قرآن حکیم کے اندر رسول اللہ ﷺ کی حسین سیرت مذکور ہے حضرت

عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جب مقتدر اصحاب رسول نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بارے میں کچھ سننا چاہا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دریا کو کوزے میں بند کر دیا۔ فرمایا آپ لوگ قرآن پڑھتے ہیں سو کان خلقه القرآن کہ آپ ﷺ سیرت پاک کے لحاظ سے قرآن پاک تھے لہٰذا یہ یقین کر لینا چاہیے اور اس بات پر ایمان ہونا چاہیے کہ جس طرح قرآن کریم کے اندر رد و بدل اور رخنے ڈالنے کی بے شمار کوششیں ہو چکی ہیں ان چودہ سو سالوں میں بے شمار یہودی اور عیسائی علماء اور مستشرقین بے انداز بار اس پاک کتاب کو بدلنے اس میں ملاوٹ ڈالنے اور مختلف قسم کی مٹانے کی سازشیں کرنے اور اس پاک کتاب کے اندر قصے کہانیاں ڈالنے کی کوشش کر چکے ہیں لیکن سوائے رسوائی اور منہ کالا ہونے کے کچھ نہ کر سکے ان لوگوں نے بہانگ دہل کتنی دفعہ کھلا اعلان کیا ہے جو ریکارڈ پر ہے کہ ہماری آسمانی کتابیں ناقص ہیں اور ان میں بے شمار رد و بدل ہیں بلکہ یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ آریوں اور پنڈتوں کے ویدوں اور یہودیوں کی کتابوں اور انجیلوں میں وہ وہ باتیں ہیں کہ ایک شریف آدمی ان کو پڑھ ہی نہیں سکتا جب کہ یہ بھی دوسری طرف کھلی حقیقت ہے کہ قرآن حکیم کے علماء اور مفسر اس کتاب کے ترجمہ و تفسیر سے زندہ جاوید ہو گئے۔ یہ علماء ربانی اپنی پاکیزہ اور تعلق باللہ اور خدا تعالیٰ سے ہمکلامی کے باعث نہ صرف کروڑوں انسانوں کے دل و دماغ میں بستے ہیں اور ان پر بے شمار کتابیں لکھی گئیں اور ان کے مزار مرجع خلائق ہو گئے بلکہ غیر قوموں کے عالموں نے ان کے فہم اور ادراک کیریکٹر اور سیرت کی بے انتہا تعریف کی اور آج دنیا کی لائبریریاں ان علماء کی خدمت قرآن کی وجہ سے زینت کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ کمال یہ ہے کہ اس بارے میں قرآن مجید و فرقان حمید کا دعویٰ ہے کہ لایمسه الا المطهرون (الواقعہ:۷۹) ''اسے نہ چھوئیں مگر باوضو۔'' کہ اس بحر ذخار سے موتی وہی نکالتا ہے جو خداوند کریم کے قائم کردہ ٹریننگ کیمپ سے کامیاب ہو کر نکلتا ہے یعنی جو نہ صرف علم میں دسترس حاصل کرنے کی دن رات سعی کرتا ہے بلکہ عابد و زاہد اور پاکیزہ زندگی رکھنے والا ہوتا ہے کہ ایک عالم کا عالم

اپنے با اغیار اس کی پاکبازی کا اعلان کرتے ہیں۔

میں عرض یہ کر رہا تھا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس ''ذکر'' یعنی قرآن حکیم کو آج تک اپنی حفاظت میں رکھا ہے اور اس کی حفاظت کرنے والے علماء ربانی کو بھی زندہ اور اپنی حفاظت میں رکھا یعنی ان کی تاریخ اور مطہر ہونے کے بے شمار و قطار قلوب میں اور کتب میں محفوظ کر دیا ہے۔ اسی طرح اس ''ذکر'' ہاں پاک اور کامل ذکر یعنی آنحضرت ﷺ کی حفاظت کا بھی پورا پورا بندوبست کر رکھا ہے۔ آپ کے روضہ پاک اور ان کے شہروں مکہ و مدینہ کو مشرکین اور کفار کے ناپاک قدموں سے محفوظ رکھا ہوا ہے۔ وہ جس کا نام ہی اپنے اور غیروں میں صدیق اور امین تھا اور ہے وہ جسے کہا جاتا کہ یہ پاک شخص باکرہ باپردہ سے زیادہ حیا دار ہے وہ جس کی پاکیزگی اور عمدہ کلامی سے لائبریریاں بھری پڑی ہیں وہ جس کا پاک نام لیتے ہی بادشاہ تخت سے نیچے اتر آتے ہیں وہ جس کی پیروی میں صدیوں سے لاکھوں افراد بیک وقت ایک سفید چادر میں لپٹ کر ننگے سر ننگے پاؤں لبیک اللھم لبیک کہتے بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں اور صبح و شام جس کا روضہ مبارک درود و سلام رحمتوں اور برکات کی آوازوں اور دلربا خوشبوؤں سے مہکا رہتا ہے۔ دنیا کی کروڑہا مساجد میں جس کا ذکر بلند ہوتا ہے اور عبادات میں جس پر درود و سلام بھیجا جاتا ہے وہ دنیا کا مربی صراط مستقیم دکھانے والا جس کا سوتے اور پھر بستر سے اٹھتے کلمہ طیبہ پڑھا جاتا ہے جو کروڑہا انسانوں کی آنکھوں کا نور اور دل کا سرور ہے مسلمان جس کے نام پر ماں باپ، اولاد ہر وقت قربان کرنے کے متمنی رہتے ہیں جس کو خالق ارض و سماء نے بڑے ہی پیارے انداز میں فرمایا **فانک باعیننا** کہ تم تو میرے پیارے ہماری آنکھوں میں بستے ہو **ورفعنالک ذکرک** پانچ وقت ترا ذکر میرے ساتھ بلند ہوتا رہتا ہے **انا اعطینک الکوثر** (الکوثر:۱) ترجمہ: ہم نے تجھے اپنی کثرت عطا کی ہوئی ہے یعنی یہ کہ تو میرا ذکر دنیا میں ہر وقت کروڑوں زبانوں سے کرتا ہے میں کروڑہا ملائکہ تیرا ذکر کرتے رہتے ہیں **وکان فضل اللہ علیک عظیما** تو کیا جانتا ہے کہ تجھ پر کس قدر انفال الٰہیہ اور انوار ربانی کا

نزول ہوتا رہتا ہے تو تو رہتی دنیا تک کے لیے رہبر ہے جو کوئی میرا پیارا نبی سوچ بھی نہ سکتا تھا بلکہ ان کی قوم اس کی متحمل ہی نہیں ہو سکتی تھی (انجیل) تجھے ہم نے عظیم الشان اعزاز الیوم اکملت لکم دینکم کے سرٹیفکیٹ سے نوازا واتممت علیکم نعمتی انعامات کی تہہ پر مسلسل بارش ہو رہی ہے اور تم کو اے رسول نعمتوں سے پر کر دیا ہے اتمام نعمت کر دیا ہے ورضیت لکم الاسلام دینا یہ جو میں نے عظیم الشان ضابطہ حیات بے بہا قیمتی خزانہ مکمل دین اور آئین دیا ہے تم نے اسے نبھایا خوب ہے ہم تجھ سے اس دین اسلام کے سلسلہ میں بہت خوش ہیں اور تجھے اس اعزاز سے نوازتے ہیں جو کسی کو عطا نہیں کیا اگرچہ وہ بارگاہ ایزدی میں بڑی شان رکھتے تھے تو اے رسول ﷺ ہمارا تم سے وعدہ ہے کہ واللہ یعصمک من الناس یہ انسان بگڑے ہوئے انسان خنزیر خور انسان تیرا کچھ بھی بگاڑ نہ سکیں گے۔ وہ اکیلا جو خونخوار درندوں جو ننگی تلواروں سے مسلح تھے کے درمیان سے نکل کر پھر ایک عاشق زار یارِ غار اس کے ساتھ ہو لیا۔ وہ ایک پہاڑی گڑھے میں دشمن شہر سے نزدیک ہی تین دن تین راتیں بیٹھے رہے اور دشمن غار کے منہ پر کھڑا ہو کر الٹے پاؤں واپس پھر گیا۔ وہ جنگ احد اور جنگ حنین میں اکیلا دشمن کے نرغہ میں آ کر اور حملہ کی زد میں آ کر محفوظ رہا۔ یہودیوں نے زہر دے کر اور پتھر گرا کر مارنا چاہا لیکن وہ نہ صرف محفوظ رہا بلکہ اسے کمال درجہ کا اطمینان حاصل رہا آپ ﷺ پر تو آج اگر کوئی کتا بھونکتا ہے تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے البتہ شائد عاشقان رسول کا ٹیسٹ ہو رہا ہے کہ جب کتا باؤلا ہو جاتا تو پھر تم اسے کاٹ دو گے؟ یا زہر پھیلنے دو گے؟ اور دیگر لوگوں کے اندر زہر کے داخل ہونے کا تماشہ دیکھتے رہو گے؟

اللہ تبارک و تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو "حق" کے مبارک لفظ سے یاد فرمایا۔ یہ وہ لفظ ہے جو پاک ذات نے اپنے لیے مخصوص کر رکھا ہے۔ فرماتا ہے اے رسول ان کو واضح کر دے کہ اے لوگو اے بنی نوع انسان یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے "حق" آ گیا ہے جو اس کے ساتھ ہو لے گا اور اس کے بتائے ہوئے راستہ پر گامزن ہو جائے گا اس میں یقینا یقینا

اسی کا فائدہ ہے اور جو گمراہی میں پڑتا ہے تو وہ اپنے کیے کی سزا لے رہا ہے اور میں کوئی تمہارے کیے کا ذمہ دار نہیں اور اگلی آیت میں اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو تجھ پر ہم وحی نازل فرماتے ہیں اس کے مطابق عمل کیے جاؤ۔ اور (ان لوگوں کے منصوبوں بکواسیات اور واہیات تحریروں اور تقریروں، پر صبر کیے رکھو۔ یہاں تک کہ ہمارے حضور سے فیصلہ صادر ہو۔ اور سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا اور محاکمہ کرنے والا وہی قادر مطلق شہنشاہ ذات پاک ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک آسمانی آواز تھی **ومانیطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی۔** (النجم:۳-۴) ''اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو ان کی طرف کی جاتی ہے۔'' اس پاک انسان کے اندر خدا بولتا تھا اس کی ہر بات پاک مصفی اور مطہر ہوتی تھی۔ سوال یہ ہے کہ کہیں ہم نے اس پاک اور مقدس آواز سے منہ تو نہیں پھیر لیا؟ کہیں ان زمینی لوگوں کے ساز و آواز میں تو ہم گم نہیں ہو گئے؟ کہیں ہم ان دنیاوی شعبدہ بازوں کی چمک دمک سے مرعوب تو نہیں ہو گئے؟ کہیں ہمارا آسمان سے رابطہ تو نہیں ٹوٹ گیا؟ ہم قیامت کے دن آقا و مولی ہادی نامدار کو کیا منہ دکھائیں گے؟ ہم آسمان والے زمین سے کیوں چمٹ گئے، ہم مال و دولت اکٹھا کرنے میں کیوں لگ گئے؟ ہم اولاد کے لیے جائیدادیں بنانے میں کیوں منہمک ہو کر بزدل ہو گئے۔ کیا ہم شاتمانِ رسول کا مقابلہ نہیں کر سکتے؟ کیا ہمیں جان بچانے اور مال بنانے پر ہی انحصار کرنا ہے؟ اس چند روزہ دنیا میں رہ کر ہر مسلمان کو دل و دماغ سے اس پر غور کرنا ہوگا۔ **وماالحیوۃ الدنیا الامتاع الغرور**

ترجمہ: ''یہ دنیا کی زندگی اور اس کا مال متاع دھوکا ہی دھوکا ہے۔''

صحابہ کرام شاتمانِ رسول سے باوجود اپنی کم مائیگی کمزوری و ناتوانی اور ہتھیاروں کی کمی کے نبرد آزما ہوئے۔ اور جزیرۃ العرب سے شاتمان رسول کا نام و نشان مٹ گیا اور آج کے مومنوں کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ اگر وہ توکل کرتے ہوئے دشمن کو للکاریں تو وہ ریت کا ڈھیر یا بیت العنکبوت ثابت ہوں گے خداوند کریم اپنے قرآن حکیم اور فرقان مجید میں فرماتے ہیں ان الذین یحادون

الله و رسوله کبتو کما کبت الذین من قبلهم (المجادلۃ:۵) ''کہ وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کرتے ہیں اور توہین کرتے ہیں وہ ہلاک کیے گئے جیسے پہلے لوگ تباہ ہو گئے۔'' رسول اللہ کے ساتھ تو اس کے رب خالق و مالک حافظ و ناصر کا وعدہ ہے کہ **ماودعک ربک وما قلی** کہ تجھے کسی وقت تیرے رب نے چھوڑا نہیں نہ ہی کسی قسم کی ناراضگی کا کبھی اظہار فرمایا۔ اور فرمایا انجام تیرا تیری ابتداء سے یقیناً بہتر ہوگا۔ اور فرمایا باری تعالیٰ نے **انا لفینک المستھزئین**۔ یہ جو توہین کر رہے ہیں استہزاء کر رہے ہیں۔ ہم ان سے سمجھیں گے۔ اے عاشقانِ رسول ﷺ تم اس پاک وجود محسن انسانیت کے پیروکار ہو جسے اللہ تبارک و تعالیٰ پیار سے ارشاد فرماتا ہے کہ **وان لک لاجرا غیر ممنون** ''تجھے ایسے انعام اور اجر سے اے رسول نوازا گیا ہے جو ہمیشہ جاری و ساری رہتا ہے اور کبھی منقطع ہونے والا نہیں۔ تو پھر ہم اس طرف کیوں دوڑے جا رہے ہیں جو عنقریب ختم اور منقطع ہونے والا ہے کہیں ایسا وقت تو ہم پر نہیں آ گیا جو ہمارے رسول ﷺ نے اپنی امت کی حالت زار دیکھ کر بے اختیار زبان وحی سے جاری فرمایا کہ **یا رب ان قومی اتخذوا ھذا القرآن مھجورا** کہ ہائے افسوس اے میرے رب ترجمہ: یقیناً مری قوم نے قرآن کو پیٹھ پیچھے رکھ دیا۔ (الفرقان:۳۰) اور اس کتاب اللہ سے روگردانی کی وجہ سے کہیں ہمارے رسول ﷺ کی روح تو نہیں تڑپ اٹھی اور کہیں مولا کریم ہماری کرتوتوں، عملی کمزوریوں، بزدلی، غیروں کے آگے کاسۂ گدائی اور خوشامد سے ناراض تو نہیں ہو گئے۔

اسی لیے میرا ضمیر فریاد کرتا ہے اور طالب دعا ہے ؎

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر
روز محشر عذر ہائے من پذیر
گر حسابم را تو بینی ناگزیر
از نگاہ مصطفیٰ پنہاں بگیر
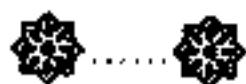
❁ ...... ❁ ...... ❁

بسم اللہ الرحمن الرحیمo قال اللہ تعالی فی القرآن المجید و الفرقان الحمید یاایھا الناس قد جاء کم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبیناo(پ ۶ : ع ۴)

ترجمہ: ''اے لوگو بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اتارا۔''

قرآن مجید کی بے شمار آیات کریمہ حضور سیّد عالم احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ ﷺ کے ذکر جمیل کو بیان کرتی اور آپ ﷺ کے فضائل و محاسن کا شمار کراتی ہیں۔ بلاشبہ اللہ جل جلالہٗ نے آپ ﷺ پر بے حد و غایت فضل و کرم فرمایا' آپ ﷺ کو طیب و طاہر کیا اور آپ کی مدح و ثناء فرمائی۔ پھر آپ ﷺ کو تمام تر مخلوقات میں علیٰ وجہ الکمال جاہ و جلال کے ساتھ ظاہر فرمایا اور محاسن جمیلہ' اخلاقِ حمیدہ' مناصب کریمہ و فضائل عدیدہ سے ممتاز فرمایا اور براہین واضحہ' معجزات باہرہ اور ان کراماتِ بینہ سے تائید کی جن کو معاصرین نے مشاہدہ کیا' جس نے آپ ﷺ کی زیارت کی اس نے دیکھا اور بعد والوں کے لیے ان کا علم علم الیقین ہے' یہاں تک کہ حقیقت واقعیہ کا علم ان تمام کو حاصل ہوا' جن پر ان کے انوار کی بارش ہوئی ﷺ کثیرا۔

چونکہ خدا تعالیٰ ہی اپنے حبیب ﷺ کی خصوصیات کو بہتر طور پر جاننے والا اور وہی اس کنز مخفی کی مفتاح عطا فرمانے والا ہے اس لیے خصائص نبوی ﷺ

کا بہترین استنباط آیاتِ قرآنی سے ہی معتبر و مستند قرار دیا جاسکتا ہے۔ آیت بالا میں نبی مکرم ﷺ کا نام بھی ہے اور حضور ﷺ کا منصب بھی بیان فرما دیا گیا ہے اور ہر دو اعتبار سے ہماری آج کی موضوعہ آیت خصوصیات نبویہ ﷺ کی مظہر ہے۔

برھان، برہ سے مشتق ہے، برہان اس دلیل کو کہا جاتا ہے جو دعوے کو خوب روشن کر دے جو خوب پکی اور ہر اعتبار سے سچی ہو (امام راغب) امام سفیان بن عینیہ نے اس آیہ کریمہ میں برہان سے حضور ﷺ کی ذاتِ ستودہ صفات مراد لی ہے اور ابن عطیہ و نسفی نے بھی اسی کو یقینی بات ٹھہرایا ہے۔ ابن ماجہ میں ہے کہ برہان رسول اللہ ﷺ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔

واضح ہوا کہ اس آیت کریمہ میں برہان رسول اللہ ﷺ کو ہی فرمایا گیا ہے۔ اور رسول مقبول ﷺ کا برہان یعنی خوب روشن دلیل ہونا ہر سہ جہتی اعتبار سے ثابت ہے۔ اگر کیفیت آنکھوں پر پردہ یا قلوب پر مہر والی نہیں تو اس آیت کی روشنی میں حضور نبی اکرم ﷺ کی شان و مرتبت مکمل طور پر واضح ہے۔

اصل کی دلیل قول اور قول کی سچائی پر فعل و عمل کو موقوف رکھا جائے تو اس عقدہ کے سمجھنے میں کسی تشفی کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی ہے کہ یہاں پہ ''برھان'' حضور ﷺ کا نام اور ''نوراً مبینا'' سے آپ ﷺ کا منصب جلیلہ مراد لیا گیا ہے۔ آپ ﷺ برہان، یعنی روشن دلیل ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے آفاقی پیغام کی روشنی میں نہ صرف اپنے دعویٰ کی صداقت کو اپنے اعمالِ حسنہ سے قابلِ عمل ہونا ثابت فرمایا بلکہ پوری نوع انسانی کے لیے فلاح و ارتقاء کے بہترین اصول اسوۂ حسنہ کی صورت میں ہمارے لیے وضع فرما دیئے۔ آپ ﷺ سیرت و صورت ہر دو اعتبار سے برہان، ہیں۔ صورت کے لحاظ سے دیکھا جائے تو اہل نظر کے لیے آپ

ﷺ کا رُخ انور ہی آپ ﷺ کی صداقت پر روشن دلیل تھا۔ حضرت عبداللہ بن رواحہؓ نے اس حقیقت کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ اپنے ایک شعر میں یوں ضبط فرمایا ہے:

ولم تكن فيه آيات مبينه
لكان منظره ينبيك بالخبر

''رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اور دلائل و معجزات نہ بھی ہوں تو آپ کا منظر ہی آپ کے احوال (صدق مآل) سے آگاہ کر دے گا۔''

مردِ سعید کے دل میں صرف آپ ﷺ کے دیدار ہی سے ایمان کی شمع روشن ہو جاتی تھی۔ ترمذی میں ابن قانع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف فرما ہوئے تو عبداللہ بن سلامؓ آپ ﷺ کو دیکھنے کو آئے' وہ فرماتے ہیں:

''جب میں نے آپ ﷺ کے چہرۂ انور کو نگاہ بھر کے دیکھا تو مجھے یہ بات اچھی طرح سے معلوم ہو گئی کہ یہ چہرہ جھوٹے کا نہیں۔''

جو تجھ کو دیکھتے تھے مجھے دیکھنے لگے
بس اتنی بات ہے کہ تیرا ہو گیا ہوں میں

ابو محمد ہروی فرماتے ہیں کہ جس رات شبلی کا انتقال ہوا میں ان کے پاس موجود تھا۔ رات بھر ان کی زبان پر جو شعر رہے ان کا ترجمہ یہ ہے کہ:

''ہر وہ گھر جس میں آپ ﷺ کا مسکن ہے چراغ کی احتیاج نہیں رکھتا اور اس دن جب کہ لوگ حجتوں کے ساتھ آئیں۔ ہماری حجت آپ ﷺ کا رخِ انور ہوگا۔''

چلی بھی جائے چمن سے اگر بہار کی رت

تو اس کی زلف پریشاں کے پاس رہتی ہے

واقعی حضور اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک ہی برہانِ قاطع دلیلِ واضح اور حجت نیرہ ہے اس کی شگفتگی میں جو حسن اخلاق ہے اس کے خط و خال میں جو حقانیت کا جمال ہے اس کی ہیئت و کیفیت میں جو سچائی کے آثار ہیں اس کے رنگ و روپ میں جو انوارِ الٰہی کا جلوہ ہے۔ آنکھ والے کے لیے یہی آپ ﷺ کی رسالت و نبوت کا سب سے بڑا ثبوت ہے اور اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے آپ ﷺ کو 'برہان' کے نام سے موسوم فرمایا۔

آپ ﷺ کا وجود باجود اس قدر امتیازات وخصوصیات کا حامل تھا کہ اس سے سعادت بے غایت اور مرشد تمام کا جمال ظاہر ہوتا تھا جو ہر اس آنکھ کو جس میں شقاوت و بدبختی کا پردہ نہ ہو نظر آجاتا تھا۔ برہان حق ہونے کی روشنی آپ ﷺ کے جلوۂ جسمانی ہی سے ہویدا تھی اور آپ ﷺ کی ہیئت وصورت ہی حجت بینہ تھی...... اور جس کسی آنکھ میں بھی انصاف کا نور ہوتا تھا وہ اس ضیاء راہبری و ہدایت کا مشاہدہ کر لیتی تھی جو حضور ﷺ کے انوارِ جسمانی سے مترشح تھی اور یہی انوار دل میں تصدیق بن کر اتر جاتے تھے۔ اب اگر ایک نظر آپ ﷺ کی سیرت طیبہ ومطہرہ پر ڈالی جائے تو معاملہ یوں کھلتا ہے کہ جب پہلی مرتبہ نزول وحی الٰہی سے متاثر ہو کر حضور اکرم ﷺ گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہؓ کو تمام واقعہ سنایا تو آپ ﷺ کے خصال حمیدہ ہی حجت منیرہ بن کر سامنے آگئے اور حضرت خدیجہؓ بول اٹھیں:

"قسم ہے خدا کی کہ وہ آپ ﷺ کو کبھی نیچا نہیں دکھائے گا کہ آپ ﷺ

رشتوں کو ملائے رکھتے ہیں' روٹھتے ٹوٹتے نہیں' سب کے حقوق ادا فرماتے ہیں' لوگوں کے وہ بوجھ جو وہ خود نہیں اٹھا سکتے آپ ﷺ اٹھاتے ہیں' ناداروں کو روزی سے مدد دیتے ہیں۔ مہمان کی آؤ بھگت کرتے ہیں اور ان آئی بلاؤں میں جو لوگ پھنس جاتے ہیں ان کے چھٹکارے کی کوشش فرماتے ہیں۔''

غور کیجئے یہ اس عظیم الشان نبی ﷺ کے نبی ہونے سے قبل کی زندگی ہے کس قدر انسانی ہمدردی اور نیکی سے بھری ہوئی زندگی ہے اور یہی وہ دلیل روشن تھی جو آپ ﷺ کی ذاتِ بابرکات سے ظاہر و عیاں تھی جس کے لیے اللہ تبارک و تعالیٰ نے ''قد جاء کم برهان'' فرمایا۔

ورقہ بن نوفل نے جب رسول اللہ ﷺ پر غارِ حرا میں نزولِ وحی کا ماجرا سنا تو فوراً کہا ''هذا لناموس الذی نزل الله علی موسی'' ''یہ تو وہی ناموس ہے جو حضرت موسیٰ پر نازل ہوا تھا۔ آخر کیا بات تھی جس نے اس معروف عالم دین مسیحی سے بے پس و پیش یہ کہلوا دیا؟''

بات بہت واضح ہے کہ آثار صدق و راستی آپ ﷺ سے اس قدر ہویدا تھے کہ وہ اس پیر دانا کی فراست و بصیرت کو صاف دکھائی دے رہے تھے' اس کی چشمِ قلب میں آپ ﷺ کا جمال راستی راسخ ہو چکا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ آسمانی صحائف بھی آپ ﷺ کی بعثت پر منطبق تھے۔

حضرت ابوبکر صدیق کے ایمان لانے کا واقعہ تو ہر طفل و جوان کو ازبر ہے کہ جب رسول اکرم ﷺ نے انہیں دعوتِ ایمان دی تو وہ بے تامل ایمان لے آئے' آخر کیوں؟ محض اس لیے کہ آپ ﷺ آفتابِ صدق و حقانیت تھے اور آفتاب کے نصف النہار ہونے کی دلیل آفتاب ہی ہوا کرتا ہے...... اور اس کی

روشنی کے متعلق کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں ہوتی اور اگر کسی اندھے کو کہا جائے کہ آفتاب طلوع ہو چکا ہے تو اگر وہ تمازت محسوس کرے تو ایمان لے آتا ہے بصورتِ دیگر اسے کوئی دلیل متاثر نہیں کر سکتی۔

اخنس بن شریقؓ کی بدر کے دن ابوجہل سے اکیلے میں ملاقات ہوئی تو دریافت کیا کہ وہ صادق ہیں یا کاذب تو ابوجہل بولا کہ قسم بخدا! محمد ﷺ سچے ہیں انہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔

ایسے سخت دشمن کے دل میں بھی آپ ﷺ کی ذاتی خوبیوں نے آپ ﷺ کی سچائی کو منوا دیا تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ اس کی شقاوت اسے اسلام سے محروم کیے رہی' یہ بھی آپ ﷺ کے برہان ہونے کی گواہی ہے۔

نضر بن حارث رسول اللہ ﷺ کا سخت ترین دشمن تھا' وہ بھی آپ ﷺ کے حق و صداقت کا یہاں تک معترف ہوا کہ ایک روز اپنی قوم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا......

''محمد ﷺ تم میں جوان ہوئے وہ تم میں سب سے زیادہ پسندیدہ اور راست گو تھے اور بڑے امانت دار تھے حتیٰ کہ ان کی کنپٹیوں پر موئے سفید دکھائی دینے لگے اور تمہارے پاس جو کچھ وحی لانا تھی لائے اس وقت تم انہیں جادوگر کہنے لگے خدا کی قسم وہ جادوگر نہیں ہیں۔''

یہ تھی آپ ﷺ کی شانِ والا جو نضر بن حارث کی آنکھوں میں پھر رہی تھی اور آپ ﷺ کی گزشتہ عمر کا حصہ اور اس کی حرکات و سکنات ایک دلیل روشن اور برہان قاطع بن کر اس سے قسم کھلوا رہی تھی کہ آپ ﷺ ساحر نہیں بلکہ سچے نبی ﷺ ہیں یہی وہ خصائص ذاتیہ تھے جن کی بناء پر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو برہان

فرمایا۔

بعض کج فہم "برہان" کو نشانی کے معنوں میں بیان کرتے ہیں حالانکہ اس کائنات کا ہر ذرہ رب ذوالجلال کی ذات و صفات کی نشانی ہے مگر برہان نہیں' اور ہستی باری تعالیٰ پر برہان محض اور محض سیّد دو عالم حضور نبی کریم ﷺ ہیں اور بجز ان کے کوئی دوسرا نہیں اور یہ حضور ﷺ کا ہی کمال ہے کہ آپ ﷺ خدا کی برہان ہیں اور آپ ﷺ کے توسط سے ہی مومن کہلوایا جاسکتا ہے اور جس نے بھی دامن مصطفوی ﷺ سے مفارقت اختیار کی اس نے اپنی بقاء پر فنا کو وارد کرلیا۔

بعض کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر ایمان لاتے ہیں حالانکہ بغض مصطفےٰ ﷺ سے ان کے دل سیاہ ہو چکے ہوتے ہیں' وہ توحید کا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں' مگر یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ قرآن جس پر نازل ہوا اگر اسی کی شانِ بلند میں گستاخیاں کرنے سے باز نہ رہے تو ان کا فہم قرآن کا دعویٰ باطل ہو جاتا ہے۔ غور کیجئے اس آیہ کریمہ کے سیاق و سباق پر' اس سے پہلی آیت میں خدا تعالیٰ نے توحید کا فلسفہ بیان فرمایا ہے اور ساتھ ہی یہاں یہ میرے آقا و مجتبیٰ ﷺ کو اس توحید پہ روشن دلیل فرمایا جا رہا ہے اور بعد میں قرآن کا ذکر کیا گیا ہے' یعنی بھیجنے والا اور جس پر یہ قرآن بھیجا گیا ان دونوں کا ذکر پہلے کر کے بھیجے جانے والی وحی یعنی قرآن کریم کا تذکرہ بعد میں کرنے سے مراد ترتیب فہمی اور ہم تو یوں کہیں گے کہ ترتیب ایمان بیان کی گئی ہے' یعنی اول ایمان بر خدا تعالیٰ دوم صبر: محمد مصطفےٰ ﷺ اور سوم بر قرآن مجید اور واضح ہو کہ جو کوئی بھی اس ترتیب کو آگے پیچھے کرتا ہے وہ اپنے فہم و ایمان کو آگے پیچھے کر لیتا ہے۔

ہمارا ایمانِ کامل ہے کہ حضور ﷺ ہستی باری تعالیٰ پر 'برہان' اپنے سے

تعارف

پس منظر / اغراض و مقاصد / پروگرام

حضرت سلطان باھو ٹرسٹ

تعارف:

برصغیر کی عظیم روحانی شخصیت سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے نام نامی سے منسوب اس بین الاقوامی ادارے کی بنیاد آج سے بیس سال قبل آپ ہی کے عظیم روحانی خانوادے کے چشم و چراغ حضرت صاحبزادہ سلطان نیاز الحسن قادری و حضرت صاحبزادہ سلطان فیاض الحسن قادری نے رکھی رفتہ رفتہ دین کا درد رکھنے والے مخلصین دنیا بھر سے اس میں شامل ہوتے گئے اور اب بحمداللہ یہ ادارہ ایک عالمگیر مشن اور تحریک کی شکل اختیار کر چکا ہے کئی اہل اور باصلاحیت افراد نے اس کے مشن کی تکمیل کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیا ہے ٹرسٹ کے ان بانی قائدین کی بے لوث اور مخلصانہ قیادت میں شبانہ روز اس کثیر المقاصد ادارے کے متنوع منصوبہ جات کے لیے دامے، درمے، قدمے، سخنے کوشاں ہیں ٹرسٹ کی ہمہ پہلو خدمات کا دائرہ ملک سے باہر خلیج یورپ اور امریکہ تک پھیلا ہوا ہے ٹرسٹ کا بنیادی مقصد خدمت دین اور خدمت انسانیت ہے اور ٹرسٹ کے مختلف دعوتی و تبلیغی، تعلیمی و تحقیقی اور رفاہی و فلاحی منصوبہ جات کا محور یہی بنیادی مقصد ہے ٹرسٹ کا مطمع نظر للہیت اور خلوصیت ہے۔

اغراض و مقاصد/ پروگرام:

۱- انفاق، ایثار اور احسان کے قرآنی تصورات کی عملاً ترویج تاکہ صحیح معنوں میں رفاہی اور فلاحی اسلامی معاشرے کا قیام عمل میں آسکے۔

۲- سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و تعلیمات کی اشاعت و ترویج کا موثر اہتمام جس کے ذریعے حقیقی تصوف کے علمی و عملی پہلوؤں کو اجاگر کیا جاسکے۔

۳- علوم شرعیہ اور علوم عصریہ کا حسین امتزاج تاکہ ایسے رجال کار میسر آسکیں جو عصری تقاضوں کی روشنی میں دین و ملت کی ہمہ پہلو خدمت کا فریضہ سرانجام دے سکیں۔

۴- ملت اسلامیہ کے نوجوانوں کی تعلیم و تربیت کا موثر اہتمام۔

۵- دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے شعبہ سماجی بہبود کا قیام تاکہ قومی و ملی ترجیحات کے مطابق رفاہی و فلاحی سرگرمیوں کا آغاز کیا جاسکے۔

۶- مستحق اور نادار مریضوں کو مفت طبی سہولتوں کی فراہمی کا اہتمام۔

پروگرام: (الف)

۱- دینی اور عصری علوم کی ایک ساتھ تعلیم کے لیے معیاری جامعات کا قیام۔
۲- قرآن حکیم کی تعلیم (حفظ و ناظرہ) کے لیے مدارس کا قیام۔
۳- بچوں اور بچیوں کے لیے پرائمری اور سیکنڈری سطح کے سکولز کا قیام۔
۴- حضرت سلطان باھو یونیورسٹی کا قیام۔ (الحمدللہ تعمیرات کا سلسلہ جاری ہے)
۵- نوجوانوں کے لیے جنرل کالجز، کامرس کالجز، کمپیوٹر کالجز، اوپن کالجز، اور لاء کالجز وغیرہ کا قیام۔
۶- دین فہمی کے لیے شارٹ ٹرم کورسز کا اجراء۔
۷- طلباء کی معاونت کے لیے ایوننگ کوچنگ سنٹرز کا قیام۔

(ب)

۱- حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ و دیگر صوفیائے کرام کے قلمی مسودات کی دریافت و تحقیق اور تدوین و اشاعت۔
۲- حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے قلمی نسخوں کے معیاری اور مستند تراجم اور شروحات کی تدوین و اشاعت۔
۳- حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و نظریات اور تعلیمات تصوف پر جدید طرز تحقیق کے مطابق معیاری کتب و رسائل کی اشاعت۔
۴- حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کی مستند سوانح حیات کی اشاعت۔
۵- حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے افکار و تعلیمات کے حوالے سے علمی و تحقیقی کام کرنے والے مصنفین کی حوصلہ افزائی اور ان کی نگارشات کی اشاعت۔
۶- حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ و دیگر صوفیائے کرام کی قلمی و طبع شدہ کتب اور ان کے افکار و تعلیمات سے متعلق جملہ کتب پر مشتمل لائبریری کا قیام۔
۷- سالانہ قومی و بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد۔

الحمدللہ اس وقت بھی حضرت سلطان باھو ٹرسٹ کے زیر اہتمام جو ادارے دنیا بھر میں کام کر رہے ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

منصوبہ جات:

حضور ختمی مرتبت ﷺ کی خصوصی توجہات اور سلطان العارفین حضرت سلطان باھو رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی فیوضات و تصرفات سے پاکستان میں ٹرسٹ کے زیر انتظام درج ذیل تعلیمی و رفاہی منصوبہ جات کامیابی کے ساتھ چل رہے ہیں۔

۱- جامعہ الحراء دربار حضرت سلطان باہو جھنگ	۲- حرا اکیڈمی دربار حضرت سلطان باہو جھنگ
۳- ہولی کالج اینڈ سائنس اکیڈمی لاہور	۴- ہولی آئیڈیل سکول رجانہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ
۵- الحراء کمیونٹی گرلز کالج میرپور آزاد کشمیر	۶- الحراء ماڈل سکول پنیالہ / ڈیرہ اسماعیل خان
۷- الحراء کمیونٹی کالج کوئٹہ	۸- جامعہ فاطمیہ ضیاء البنات تترال ضلع چکوال

علاوہ ازیں بیرون پاکستان درج ذیل منصوبہ جات کے ذریعے ٹرسٹ اپنی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

۱- جامعہ اسلامیہ برمنگھم	۲- الحراء کمیونٹی کالج برمنگھم
۳- جامعہ اسلامیہ بریڈفورڈ	۴- جامعہ اسلامیہ نوٹنگھم
۵- الحراء ایجوکیشنل سنٹر لندن	۶- الحراء ایجوکیشنل سنٹر نیلسن
۷- الحراء ایجوکیشنل سنٹر سلو	۸- مدرسہ اسلامیہ نوٹنگھم
۹- اسلامک ہیلپ برطانیہ	۱۰- دارالذکر بلیک برن

ٹرسٹ کے ساتھ تعاون کی مختلف صورتیں

ان منصوبہ جات کی تکمیل کا انحصار دردمند اور مخیر حضرات کے تعاون پر ہے جملہ اہل اسلام مندرجہ ذیل طریق پر ٹرسٹ کے متذکرہ رواں منصوبہ جات اور توسیعی و تعمیراتی منصوبوں کی تکمیل میں ٹرسٹ کا ہاتھ بٹا سکتے ہیں ان کا یہ تعاون دنیا و آخرت میں موجب خیر و برکت ہوگا۔

۱- رکنیت

آپ ٹرسٹ کی رکنیت اختیار کر کے ٹرسٹ کی معاونت کر سکتے ہیں جس کے لیے آپ کو ماہانہ ایک سو روپیہ یا سالانہ ایک ہزار روپے ادا کرنا ہوں گے۔

۲- تاحیات رکنیت

ٹرسٹ کی تاحیات رکنیت معاونت کی ایک موثر شکل ہے جس کے لیے آپ کو مبلغ -/25000 روپے یکشت ادا کرنے ہوں گے۔

۳- قربانی کی کھالیں، عطیات، زکوٰۃ، صدقات

آپ قربانی کی کھالیں، عطیات، زکوٰۃ و صدقات کی مد میں ٹرسٹ کو رقوم بھجوا سکتے ہیں۔

٤- تعمیراتی سامان

آپ تعمیراتی سامان مثلاً اینٹ، سیمنٹ، سریا وغیرہ یا فرنیچر اور دیگر ضروری ساز و سامان بھی ٹرسٹ کو بطور عطیہ پیش کر سکتے ہیں۔

۵- سپانسر شپ سکیم

ٹرسٹ کے تعلیمی اداروں میں غریب ویتیم بچے کو سپانسر کرنا چاہیں تو حفظ قرآن اور سکول میں تعلیم حاصل کرنے والے طالب علم کا ماہانہ خرچ 1000روپے ہے جبکہ عالم دین بننے والے اور کالج میں تعلیم حاصل کرنے والے طالب علم کا ماہانہ خرچ 2000روپے ہے۔

٦- رضاکارانہ خدمات

علاوہ ازیں آپ اپنا قیمتی وقت اور خداداد صلاحیتیں ٹرسٹ کے مختلف منصوبہ جات کے لیے بروئے کار لا کر اس عظیم مشن کے معاونین میں شامل ہو سکتے ہیں۔

اپیل:-

جملہ اہل اسلام سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ ٹرسٹ کی دل کھول کر معاونت کریں آپ کی دی ہوئی پائی پائی امانت اور دیانت کے مسلمہ اصولوں کے مطابق خرچ کی جائے گی۔ تعاون کے لیے اپنی رقوم ٹرسٹ کے درج ذیل اکاؤنٹ میں بھجوائیں۔

اکاؤنٹ نمبر 8-421 مسلم کمرشل بینک۔ رائے ونڈ روڈ ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور

اکاؤنٹ نمبر یو۔ کے	اکاؤنٹ نمبر پاکستان
Hazrat Sultan Bahu Trust(UK)	Hazrat Sultan Bahu Trust (PAK)
Royal Bank of Scotland	Account No. 421-8
Account No. 11516926	Muslim Commercial Bank
PLC 79/83 Colmore Row,	Multan Road, Thokar Niaz Baig
Birmingham B3 2AP	Lahore Pakistan

رابطہ اور معلومات کے لیے

Hazrat Sultan Bahu Trust (UK)	Hazrat Sultan Bahu Trust (PAK)
17- Ombersley Road	14 Km Multan Road
Balsall Heath Birmingham	Thokhar Niaz Baig
B-12, 8UT, (UK)	Lahore Pakistan
ph: 0121-4404096	ph: 0092-42-7513481